www.emarsiya.com

شفق..ا

انوار پنجتن

یارب دیار علم کا جلوہ دکھا مجھے

انتساب

میں اپنی یہ کوشش اپنے مربی ماموں سید محمد عباس ابن سید عیوض علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

تبصرہ

از شاعر بے بدل جناب ہومیو ڈاکٹر حنیف احمد اسعدی حنیفؔ

مرثیہ عقیدت کی بساط پر حمد و نعت و منقبت کا تیسرا ضلع ہے۔ صنفِ سخن کے باب میں یہ قصیدے کی وہ شاخ ہے جس کی آبیاری حسینؑ کے لہو نے کی اور اہالیِ حسینؑ نے تا ایندم اسے تازہ رکھا۔ ضروری نہیں اہالیِ حسینؑ کے لئے خونی رشتہ تلاش کیا جائے ہر وہ شخص جو حسینیت کا قائل ہے اور حسینؑ سے عقیدت کے رشتے سے منسلک ہے اہالیِ حسینؑ میں ہے۔ سید ابرار حسین جو آثر سلطان پوری کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں ماشاء اللہ شجرۂ سادات کے ایک خوش رنگ پھول بھی ہیں اور شاعری کے شجر نمودار کے ایک معتبر ثمر بھی ہیں ان کے مرثیے علمیت اور عقیدت دونوں سطحوں پر اعتبار کا درجہ رکھتے ہیں۔ میرے پیش نظر ان کا وہ مرثیہ ہے جو انوار پنجتن کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔ مرثیہ، مرثیے کے پورے آداب و عوامل کا حامل ہے۔ سارے اجزائے ترکیبی اسی ترتیب و تدوین کے ساتھ برتے گئے ہیں جو اہل فن سے مصدقہ ہیں جنہوں نے مصنف کو اپنے عہد کے معروف مرثیہ گویوں میں لا کھڑا کیا ہے آیئے علمی ذوق کی پھلواری کی چند کیاریوں کی ہم بھی سیر کریں۔

یوں ساز باز نحو کی ہو میرے حرف سے ۔۔۔ گویا کلام کرنے لگے حرف حرف سے
توحید کا بچاؤ جو مدنظر ہوا ۔۔۔ قدرت کی اک نگاہ سے شق القمر ہوا
ہیں اس طرح جناب امیر و حضورؐ ایک ۔۔۔ جس طرح دو چراغ ہیں آنکھوں کے نور ایک
سوئے فرات یا لب کوثر گئے حسینؑ ۔۔۔ صغریٰ کے آنسوؤں میں سفر کر گئے حسینؑ

اثر صاحب کا یہ مرثیہ رثائی ادب میں کوئی اضافہ تو نہیں مگر اضافے کی طرف اشارہ ضروری ہے اور یہ بھی کسی اعزاز سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اب تک کی کاوشوں کو قبولیت کا درجہ بخشے اور آئندہ ان کی فکر کو جولانی اور قلم کو روانی عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

غلام غلامان اہلبیت

حنیف اسعدی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انوارِ پنجتن

(۱)

یارب دیارِ علم کا جلوہ دکھا مجھے طرزِ بیاں ہو علم کے در سے عطا مجھے
تعلیم کر سلیقۂ مدح و ثنا مجھے تحریر دے قلم کو تو فکرِ رسا مجھے
یوں ساز بازِ نحو کی ہو میرے صرف سے
گویا کلام کرنے لگے حرف حرف سے

(۲)

پروردگار تو نے صدف کو گُہر دیئے گلشن کو نخل، نخل کو برگ و ثمر دیئے
بوٹے کو پھول، پھول کو بُو، بو کو پَر دیئے دامن طلب سے پہلے مطالب کے بھر دیئے
مجھ کو بھی ہے طلب سخنِ دلپذیر کی
بھر دے درِ مراد سے جھولی فقیر کی

(۳)

سائل زباں ہے حسن بیانی کی بھیک دے مچلی ہے موج طبعِ روانی کی بھیک دے
ہیں لفظ کاسہ لیس معانی کی بھیک دے کشتِ خیال خشک ہے پانی کی بھیک دے
مضموں کو آب ذہنِ رسا کو نمو ملے
بندش کو آب و تاب مجھے آبرو ملے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

اس سادہ دل کو معرفتِ راز بخش دے — خالی ہے ذہن فکرِ سر افراز بخش دے
مرغِ خیال کو پرِ پرواز بخش دے — عاجز بیاں ہوں نطق کا اعجاز بخش دے
دستِ سوال کو تری بخشش پہ ناز ہے
بگڑی مری سنوار کہ تو کارساز ہے

(۵)

مدحت طرازِ فکر سے ممدوح ہیں بلند — لے دیکھ کے میری پونجی ہیں الفاظ وہ بھی چند
غنچے کھلیں چٹک سے جو تو کر دے بہرہ مند — قرطاس پر ارم کا شگوفہ ہو بند بند
جنّت روش اتر آئے سطور میں
بھر دے نکھار پھول کا میرے شعور میں

(۶)

دے عقل حسن و قبح میں ادراک کے لئے — دے روح میں تڑپ شہِ لولاکؐ کے لئے
دے شوق شرحِ جذبۂ بیباک کے لئے — دے ذوق، مدحِ پنجتنِؑ پاک کے لئے
ہر شعر برقِ طور بنے ذکرِ نور سے
مصرعے کو دیکھے مصرعہ تو دیکھے غرور سے

(۷)

روکارِ ارض سایۂ گلزارِ پنجتنؑ — بزمِ نجوم چرخ پہ روکارِ پنجتنؑ
خورشید و ماہ پرتوِ رخسارِ پنجتنؑ — دونوں جہاں ہیں مطلعِ انوارِ پنجتنؑ
منظور تھا جمال اِنہیں کا جہان میں
ہوتے نہ یہ تو کچھ بھی نہ ہوتا جہان میں

Scanned with CamScanner

(۸)

تخلیقِ کائنات کا مقصود بھی یہی   عابد بھی اور جلوۂ معبود بھی یہی
غائب بھی ہر مقام پہ موجود بھی یہی   شاہد یہی شہود بھی مشہود بھی یہی
ہے کون جس کو ان کے شرف میں کلام ہے
سرنامۂ کلام محمدؐ کا نام ہے

(۹)

اے کلک سرنگوں ہو ادب کا مقام ہے   آیا ہوا زباں پہ محمدؐ کا نام ہے
سن کر یہ نام فرض درود و سلام ہے   اب کام کو زبان کے بوسے سے کام ہے
یہ لب سے بار بار مواسات لب جو ہے
دومیم بڑھ کے حد سے محبت احد کو ہے

(۱۰)

محبوبِ ذوالجلال محمدؐ کی ذات ہے   وحدت کا اعتدال محمدؐ کی ذات ہے
ممکن میں بے مثال محمدؐ کی ذات ہے   واجب کا خدّوخال محمدؐ کی ذات ہے
مخلوق کا قدیم تو ہونا محال ہے
حادث سہی یہ ذات مگر لازوال ہے

(۱۱)

نقدِ حیات بانٹنے والا یہی تو ہے   ہے جس کی مِلک مُلک بقا کا یہی تو ہے
دارِفنا میں منزلِ یبقٰی یہی تو ہے   باقی جو وجہِ رب ہے وہ چہرہ یہی تو ہے
ہر سوچ ہر سمجھ سے زیادہ یہ ذات ہے
ماقبلِ کن خدا کا ارادہ یہ ذات ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۲)

جب کچھ نہ تھا تو کنزِ خفی کا ظہور تھا جب کنز تھا تو کنز کا عارف ضرور تھا
شاکر بھی تھا کوئی جو وجودِ شکور تھا نورِ احد کے سامنے احمدؐ کا نور تھا
توحید کا بچاؤ جو مدِّنظر ہوا
قدرت کی اک نگاہ سے شقُّ القمر ہوا

(۱۳)

دوپارہ ایک لخت ہوئی نور کی کتاب اک پارہ نورِ پاکِ محمدؐ فلک جناب
اک پارہ نورِ اقدسِ علیؑ بوترابؑ دو لا جواب ایک مگر ایک کا جواب
نقطے میں نقطہ حرف میں یوں حرف غرق تھا
تطبیق کی تو بال برابر نہ فرق تھا

(۱۴)

یہ نور پارے رہتے ہیں نزدیک و دور ایک مظہر تو دو ہیں دونوں میں لیکن ظہور ایک
ہیں اس طرح جناب امیرؑ و حضورؐ ایک جس طرح دو چراغ ہیں آنکھوں کے نور ایک
تھے دو چراغ جوت مگر ایک ہوگئی
دو آنکھ سے نکل کے نظر ایک ہو گئی

(۱۵)

ہاں مثلِ مصطفیٰؐ ہیں علیؑ بعد مصطفیٰؐ سب خلق سے سوا ہیں علیؑ بعدِ مصطفیٰؐ
مومن کا مدّعا ہیں علیؑ بعدِ مصطفیٰؐ مقصود کبریا ہیں علیؑ بعدِ مصطفیٰؐ
تبلیغِ مصطفیٰؐ پہ نبوّت تمام ہے
اب ہے خدا کا ہاتھ، خدائی کا کام ہے

شفق ا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

چشم و زبان و گوش ویدِ کبریا علیؑ　　پہلو و نفس و چہرۂ ربِّ عُلا علیؑ
ربِّ عُلا کا نام بھی نامِ خدا علیؑ　　اس اوج پر بھی اپنی حدوں میں رہا علیؑ
وہ عرش کا جمال، علیِؑ عظیم ہے
یہ فرش پر تجلّیٔ ربِّ کریم ہے

(۱۷)

دستِ خدا، خدائی کے مشکلکشا علیؑ　　محتاج خلق، خلق کے حاجت روا علیؑ
شاہوں کی ہے پکار گدا کی صدا علیؑ　　ہر لب پہ ہر زبان پہ نعرہ ہے یا علیؑ
پوری کی ہر مراد غریب و امیر کی
اتنا دیا کہ بھر گئی نیّت فقیر کی

(۱۸)

منزل علیؑ صراط علیؑ رہنما علیؑ　　ساحل علیؑ ، جہاز علیؑ، ناخدا علیؑ
جرأت علیؑ جہاد علیؑ لافتیٰ علیؑ　　میزاں علیؑ، حساب علیؑ، فیصلہ علیؑ
کھل جائے گی بروزِ قیامت علیؑ کی ذات
ہوگی قسیمِ دوزخ و جنت علیؑ کی ذات

(۱۹)

مسجد سے پوچھئے تو عبادت علیؑ علیؑ　　منبر سے پوچھئے تو خطابت علیؑ علیؑ
قرآں سے پوچھئے تو فصاحت علیؑ علیؑ　　میداں سے پوچھئے تو شجاعت علیؑ علیؑ
ضربت کا حال مرحب و عنتر سے پوچھئے
نادِ علیؑ کی بات ہے خیبر سے پوچھئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

شرحِ متیں ہے آپ کے کردار کی مثال رفتار کی ادا میں نبوّت کی چال ڈھال
پایا کہیں نہ اور یہ پیغمبری جمال مثلِ علیؑ بس ایک تھی زوجہ نبی خصال
جس رنگ میں رچی ہوئی حیدرؑ کی ذات تھی
اس روپ کا نکھار شریکِ حیات تھی

(۲۱)

وہ ایک لختِ نورِ مبیں کی کتاب کا دستورِ دیں نساء کے زرّیں نصاب کا
مستور در ہدایتِ نسواں کے باب کا ہیں فاطمہؑ وہ لخت رسالتمآبؐ کا
عورت کی شرع ہے عملِ فاطمہؑ تمام
بے بضعۃُ الرّسول شریعت ہے ناتمام

(۲۲)

امُّ الکتاب پھول ہے نکہت ہیں فاطمہؑ قربیٰ کی زر نگار حقیقت ہیں فاطمہؑ
تطہیر کی ڈھلی ہوئی آیت ہیں فاطمہؑ کوثر ہے جس کا نام وہ سورۃ ہیں فاطمہؑ
آیاتِ حق کی بولتی تصویر فاطمہؑ
قرآں کی جاگتی ہوئی تقدیر فاطمہؑ

(۲۳)

اللہ کے رسولؐ کی دختر ہیں فاطمہؑ اللہ کے ولی کے برابر ہیں فاطمہؑ
شافعِ علیٰ شفیعۂ محشر ہیں فاطمہؑ قلزم علیؑ اتھاہ سمندر ہیں فاطمہؑ
ساماں بنے سعادتِ دارین ہو گیا
دریا چڑھے تو مجمعِ بحرین ہو گیا

شفقؔ ؍۱

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

بحرین مل گئے تو گہر رولنے لگے — مرجان و لعل تابِ نظر تولنے لگے
انوار شہرِ علم میں در کھولنے لگے — صحنِ علیؑ میں شمس و قمر بولنے لگے
فرزندئ بتولؑ میں حسنینؑ آ گئے
اہلبیتِ رسولؐ میں حسنینؑ آ گئے

(۲۵)

زہرا کے گھر میں روشنیاں پھیلنے لگیں — زینبؑ کبھی ملیں کبھی کلثومؑ آ گئیں
بیٹے تھے دو تو بیٹیاں بھی دو خدا نے دیں — وہ مثل تھے علیؑ کے یہ مثلِ بتولؑ تھیں
پھیلا جو نور لگ گئے اس گھر کو چار چاند
ہر چاند نے لگا دیئے دیں کو ہزار چاند

(۲۶)

زہرا کا شاہزادوں کا شہزادیوں کا نور — بھاگے اندھیرے ہو گئے کافور سب فتور
کردار کے گلوں کی مہک پھیلی دور دور — ہر موڑ پر حیات کے روشن چراغِ طور
اس کارواں کے قافلہ سالار ہیں علیؑ
کون و مکاں کے مالک و مختار ہیں علیؑ

(۲۷)

یہ کن کی جلوہ گاہ ولایت علیؑ کی ہے — جسموں پہ کیا دلوں پہ حکومت علیؑ کی ہے
انساں کے ہر شرف میں شرافت علیؑ کی ہے — سچ میں دھرم دھرم میں صداقت علیؑ کی ہے
مولا کی بات بات صداقت پناہ ہے
اِس پر لِسانُ صِدقٍ علیّا گواہ ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

علم و عمل میں کون ہے سرکار کا مثیل شاگرد مصطفٰے کے ہیں، استادِ جبرئیل
دامن میں سب ہیں جمع جو اوصاف ہیں جلیل مولود ہیں حرم کے تو محراب کے قتیل
حق موت حق حیات تھی قرآن ہے گواہ
فُزتُ بِربِّ کعبہ کا اعلان ہے گواہ

(۲۹)

اب وہ علیؑ کا حقِ نیابت ادا کرے جو بچپنے مین لوح کا لکھا پڑھا کرے
اپنے حسد کی آگ میں حاسِد جلا کرے بجھتا نہیں چراغ جو روشن خدا کرے
رونق فروز بزم امامت ہوئے حسنؑ
امت کا کارواں لئے آگے بڑھے حسنؑ

(۳۰)

اب تک نبی کے دور سے جتنے ہوئے جہاد آنکھوں میں سب وہ تیر رہے ہیں بہ استناد
وہ جدّوجہدِ قطع و بُریدِ رگِ فساد غزوے حنین و خندق و خیبر کے سب ہیں یاد
صلحِ حدیبیہ بھی کوئی کم نہیں رہی
یہ صلح پیش خیمۂ فتحِ مبیں رہی

(۳۱)

پہلے فساد و کفر میں باہم تھا اتفاق فتحِ مبیں نے کردیا دونوں میں افتراق
جھوٹے خدا زمیں پہ گرے کٹ گئی جو ساق خالی ہوئے بتوں سے جدارِ حرم کے طاق
سب کالے کالے کوہ تھے کائی بنا دیا
حیدر نے اُن پہاڑوں کو رائی بنا دیا

شفق ا

Scanned with CamScanner

(۳۲)

اسلام دشمنی میں جو تھا کفر، ہم مذاق تھی کفر کی شکست بہت مفسدوں پہ شاق
کر کے نبی کی مکر سے بیعت بہ طمطراق اسلام کے لباس میں فتنہ بنا نفاق
جو ہو سکے نہ کفر کی تلوار سے وہ کام
یہ سانپ آستین کے کرنے لگے وہ کام

(۳۳)

لیکن علیؑ کی گوشہ نشینی بنی تھی ڈھال اللہ کے ولی نے نہ چلنے دی کوئی چال
کردار سے بنا دیا ہر وار بے مآل مقراض حق سے کاٹ دیئے سازشوں کے جال
نیرنگِ روز گار نے چھینا جو اپنا حق
چوتھی خلافت آ گئی حق کی جگہ تھا حق

(۳۴)

حق آ گیا تو مچ گئی باطل میں کھلبلی کرنی تو لاکھ کی تھی پہ ہونی نہیں ٹلی
روکا جسے ہزار خلیفہ ہے وہ علیؑ آخر خفی نفاق کوہونا پڑا جلی
کیا کیا رکاوٹیں نہ ہوئیں حق کی راہ میں
صفین و نہروان تو ہیں اب بھی راہ میں

(۳۵)

شہزادۂ حسن اسداللہ کے پسر موت اُس پہ کیا گرے گی **جو گرتا ہو** موت پر
جس جا محمدِ حنفیہ کو تھا خطر واں بڑھ گئے یہ تیروں کی دیوار کاٹ کر
دے کر شکست موت کو بازی یہ جیتے ہیں
امرت سمجھ کے زہرِ ہلاہل یہ پیتے ہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

اندیشہ اپنی جاں کا نہ کچھ موت کا خیال　　بس فکر ہے نہ خاک ہو مومن کے خوں سے لال
دورِ علیؑ کچھ اور تھا اب ہے کچھ اور حال　　کم رہ گئی سپاہ جو اسلام کی تھی ڈھال
تلوار سے دبا کیا ابھرا کیا فساد
چلتی رہی حسام پنپتا رہا فساد

(۳۷)

نازک یہ مرحلہ ہے ذرا غور چاہیئے　　اس مرحلے میں غور بھی فی الفور چاہیئے
تبلیغِ حق کا حسبِ محل طور چاہیئے　　اب حال اور ہے تو عمل اور چاہیئے
سعیِ نفاذ امن ہو یا کیجئے جدال
موقو ف ہو قتال کہ جاری رہے جدال

(۳۸)

شہزادۂ حسنؑ اسی الجھن میں غرق تھے　　کانوں میں دفعتاً یہ صدا آئی غیب سے
راہِ عمل نواسوں کو دی ہے رسول نے　　فرما گئے ہیں آپ اسی دن کے واسطے
حسنینؑ اعتبارِ قعود وقیام ہیں
بیٹھے ہوں یا کھڑے ہوں یہ دونوں امام ہیں

(۳۹)

پیدائشِ حسینؑ پہ روئے تھے مصطفٰےؐ　　عاشور کی مصیبتِ عظمٰی کا ذکر تھا
بابا بھی ہم بھی روتے تھے روتی تھیں سیّدہؑ　　ابھری تھی ہر نگاہ میں تصویر کربلا
منشور ہے قیام کا شبیر کے لئے
حکمِ قعود ہے مری تقدیر کے لئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۰)

اس موڑ پر غنیم کا آیا ہے جو پیام　　طالب ہوا ہے صلح کا مجھ سے امیر شام
چاہا ہے میرے پاس رہے دین کا نظام　　ہوجائے اس کے زیر نگیں مملکت تمام
بیعت کی فکر میں نہ امامت کی چاہ میں
ڈوبا ہے کم نصیب ریاست کی چاہ میں

(۴۱)

بیماریٔ نفاق کا اب ہے یہی علاج　　اچھا ہے بخش دیجئے دشمن کو تخت وتاج
اسلام کی نقاب جو رخ پر پڑی ہے آج　　کل نوچ لے گا پنجۂ دستِ خراج وباج
دولت کے ریل پیل میں کُھل جائے گا بھرم
کھل کھیلنے کے کھیل میں کُھل جائے گا بھرم

(۴۲)

تھا امن کے قیام میں جمہور کا بھلا　　آئی نظر جو صلح میں اسلام کی بقا
وہ وقت کی پکار وہ اقدام صلح کا　　برحق امامِ وقت کا بروقت فیصلہ
ڈھالے تھے متنِ صلح میں یوں رازِ کربلا
آتی تھی شرط شرط سے آوازِ کربلا

(۴۳)

القصہ دار وگیر کا قصہ ہوا تمام　　جب صلح ہوگئی تو ہوے مطمئن عوام
کردار سازیوں میں ہوئے منہمک امام　　خلقِ حسنؑ کی جانے لگی گونج تا بہ شام
عقدوں کی سب کے آپ گرہ کھولنے لگے
اہلِ عناد جام میں سم گھولنے لگے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۴)

تھی ہر زباں پہ منقبت جذبۂ سلیم   دشمن بھی کہتے تھے کہ طبیعت ہے کیا حلیم
اندازِ گفتگو پہ بچھے جاتے تھے کلیم   گیرائیِ علوم پہ نازاں تھا خود علیم
بولا کرم، خدا کا یہ بندہ کریم ہے
بولا چلن، یہی تو رہِ مستقیم ہے

(۴۵)

دم بھر میں حل ہوں مسئلے ایسا صوابدید   علم وعمل کا دبدبہ کے دید کے شنید
صدق وصفا کی شان زمانے میں تھی وحید   اللہ ایسی ذات بھی ہو زہر سے شہید
رہنے دیا فلک نے نہ دو دن بھی چین سے
بھائی کا چھوٹنا کوئی پوچھے حسینؑ سے

(۴۶)

بعدِ حسنؑ کوئی نہ تھا ہمدم حسینؑ کا   ساتھی تھا ایک عزمِ مصمم حسینؑ کا
زینب بتائے بڑھ کے نہ کیوں غم حسینؑ کا   باقی ہے پنجتن میں فقط دم حسینؑ کا
ہر حال میں انیسِ شہِ مشرقین ہے
زینب قدم قدم پہ شریکِ حسینؑ ہے

(۴۷)

زہرآب نے حسنؑ کا جو گل کر دیا چراغ   روشن ہوا امامتِ شبیر کا چراغ
منہ زور آندھیوں میں بھی جلتا رہا چراغ   دینِ خدا کا نیّرِ اعظم بنا چراغ
ختم الرّسل کی مہر نگینہ حسینؑ کا
بجنے لگا جہان میں ڈنکا حسینؑ کا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴۸)

گزرے تھے چند دن کہ خبر ہوگئی یہ عام — اپنی سی کر کے ہو گیا رخصت امیرِ شام
لے کر گیا رئیسوں سے بیعت پئے غلام — اب ہاتھ میں یزید کے تھی مملکت تمام
تھا بدقماش چور، شراب و شباب میں
شاہی جہاں کی دولت و قوت کے خواب میں

(۴۹)

سمجھا کہ ہے علیؑ کا پسر نائب رسولؐ — یہ نائبِ رسولؐ جو بیعت کرے قبول
شبیر کی سند کا ہو مقصد اگر حصول — فسق و فجور اپنے ہوں اسلام کے اصول
بازار ظلم و جور کا پھر گرم کیجیئے
جانِ نبیؐ کو پہلے مگر نرم کیجیئے

(۵۰)

یہ زعم اور یزید کا ناقص وہ فیصلہ — ماتھے پہ مسلمین کے ٹیکہ کلنک کا
بے عقل کا تھا تختِ حکومت پہ بیٹھنا — پہلا ہی حکم عاملِ یثرب کو یہ دیا
بخشو زرِکثیر جو بیعت کریں حسینؑ
سر کاٹ **لو جو مجھ سے کراہت** کریں حسینؑ

(۵۱)

سرکش کو ناگ اس کے تکبّر کا ڈس گیا — کج رو فنا کی راہ بجاتا جرس گیا
پھیلا کے ہاتھ پاؤں شکنجے میں کس گیا — صیاد اپنے پاؤں سے چل کر قفس گیا
کی تھی طلب حسینؑ سے بیعت کہ پھنس گیا
زر سے لدا زمین میں قارون دھنس گیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۵۲)

عامل ہوا یزید اُدھر اپنے کام پر　　مامور یاں حسینؑ تھے امرِ قیام پر
وہ فرضِ خاص ہو گیا واجب امام پر　　شبیر ٹھان کر اٹھے مولا کے نام پر
کٹتا ہے سر تو گھر میں نہیں بر محل کٹے
سب خلق جان سن لے ببانگ دُہل کٹے

(۵۳)

حاکم قلم تو کر نہ سکا سر مدینے میں　　ڈر تھا نہ آئے شام سے لشکر مدینے میں
غارتگری کریں نہ ستمگر مدینے میں　　یارب نہ آنچ آئے کسی پر مدینے میں
اپنی طرف سے امن کا منشور ہو جہاد
انسب یہ مصلحت ہے کہیں دور ہو جہاد

(۵۴)

یثرب سے دور شہر نبی کے گھروں سے دور　　مکے سے دور حلّ و حرم کی حدوں سے دور
ہو بستیوں میں امتِ بے حس غموں سے دور　　خنجر مرے گلے پہ چلے بستیوں سے دور
سجدہ عظیم سجدے کی جا بھی عظیم ہو
ذبحِ عظیم ہے تو منیٰ بھی عظیم ہو

(۵۵)

یہ سوچ کر حسینؑ ہوئے عازم سفر　　داخل حرم سرا میں ہوئے شاہِ بحرو بر
اہلحرم نے گھیر لیا شہ کو آن کر　　مافی الضمیر سے کیا اک اک کو باخبر
فرمایا کل ہے کوچ ہمارا مدینے سے
سب کو علی الصباح ہے چلنا مدینے سے

شفق ا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۵۶)

حجرے میں اپنے زینب و عباس کو لیا دونوں کو ایک سلسلۂ راز دیدیا
سجاد کو وہیں شہِ دیں نے طلب کیا تعلیم ان کو بھی کئے کچھ رمزِ کبریا
زینب کے ہاتھ میں دیا اندر کا انتظام
عباس کے سپرد سفر بھر کا انتظام

(۵۷)

مصروف اہتمام ہوئیں بی بیاں اُدھر ناقوں کی فکر میں ہوئے عباس نامور
جمّال در پہ لا کے بٹھانے لگے شتر مزدور لادنے لگے اسباب اونٹوں پر
خیمے لدے دو پردی قناتیں لدیں تمام
بے چو بے چوب میخ طنابیں لدیں تمام

(۵۸)

اسباب سارا لانے لگے گھر سے نوجواں جھولے میں ماں نے رکھی تھیں اصغر کی ہنسلیاں
کرتے شلوکے ٹوپیاں غالیچے فردیاں حرمت سے آئی مسندِ سلطانِ دوجہاں
دریاں گلیم فرش نکالے گئے تمام
اونٹوں پہ جستہ جستہ چڑھائے گئے تمام

(۵۹)

بستر مسافروں کا الگ تھا بندھا الگ ہر اک کا ایک بوجھ خصوصاً بنا الگ
انبار سب کا ناقوں کے اوپر لدا الگ سامان روزمرہ کا رکھا گیا الگ
شترانِ آب کش پہ ہوئیں بار چھاگلیں
گرمی میں مثلِ ابر دھواں دھار چھاگلیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۶۰)

بہر حرم جو اونٹنیاں بالخصوص تھیں ہودج سبھوں پہ رکھے گئے پٹیاں کسیں
غالیچے ہودجوں میں بچھے نرم مخملیں پایوں کے ساتھ مخملیں مضبوط بندھ گئیں
پردے دبیز سارے دریچوں میں جڑ گئے
چھت پر عماریوں کی گھٹا ٹوپ پڑ گئے

(۶۱)

چھوٹے بڑے تو سب ہی تھے مصروفِ انتظام تنہا چلے مزار نبی کو شہِ انام
رخ زرد، چشم نم، جگر افگار، مستہام باحالِ غیر روضہ میں داخل ہوئے امام
چوکھٹ کو چوم کر شہ دلگیر گر پڑے
قبر نبی پہ دوڑ کے شبیر گر پڑے

(۶۲)

بولے کہ نانا آپ کی امّت کا مارا ہوں میں ہوں حسینؑ آپ کی بیٹی کا پیارا ہوں
تسکینِ دل ہوں آپ کی آنکھوں کا تارا ہوں سر پر نہیں جو آپ تو میں بے سہارا ہوں
پہلو میں اپنے اب تو سلا لو حسینؑ کو
نانا لحد میں اپنی چھپا لو حسینؑ کو

(۶۳)

آواز آئی اے میری جاں اے مرے خلیل کمزور سب سہارے ہیں اللہ ہے کفیل
دیتے ہیں یہ خبر مجھے رو رو کے جبرئیل اللہ چاہتا ہے کہ دیکھے تمہیں قتیل
اللہ کی خوشی پہ یہ نانا نثار ہے
اب وہ کرو جو مرضیٔ پروردگار ہے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۶۴)

واں سے نکل کے ماں کی لحد پر گئے حسینؑ بولے کہ آپ جانتی ہیں کیا کہے حسینؑ
ایسے میں گھر نہ چھوڑے تو پھر کیا کرے حسینؑ آئی ندا نہ چھوڑونگی تنہا تجھے حسینؑ
بیٹا یہ واردات بھی جھیلوں گی صبر سے
تم نکلو شہر سے میں نکلتی ہوں قبر سے

(۶۵)

شہر نبی سے جان مدینہ کا کوچ ہے یثرب سے شاہ یثرب و بطحیٰ کا کوچ ہے
جد کے دیار سے شہ والا کا کوچ ہے زہراؑ کے گھر سے دلبر زہرا کا کوچ ہے
اشراف ہیں مدینے کے گھیرے حسینؑ کو
سمجھا رہے ہیں لوگ شہِ مشرقین کو

(۶۶)

بڑھ کر کسی بزرگ نے حضرت سے یہ کہا شاید ہے عزم کوفے کا اے جانِ مرتضیٰ
کوفے نہ جائیں کوفے کی مشہور ہے دغا دیکھا ہے کوفے والوں نے حیدر سے کیا کیا
یاں آپ کی حلیف بکثرت سپاہ ہے
یہ شہر پھر بھی شہر رسالت پناہ ہے

(۶۷)

فرمایا یاد ہے کہ اسی شہر میں شریر میت پہ میرے بھائی کی برسا رہے تھے تیر
اس وقت بھی تھی ساتھ مرے خلقت کثیر تلوار میں اٹھاتا تو تھی جنگ ناگزیر
ٹھیروں یہاں تو جنگ وہی ہے دھری ہوئی
ہے داؤں پر مدینے کی عزت لگی ہوئی

Scanned with CamScanner

(۶۸)

یورش ہے ناگزیر یزیدی سپاہ کی حرمت نہ جائے شہر رسالت پناہ کی
منصب کی آرزو ہے نہ خواہش ہے جاہ کی اب مجھ کو جستجو ہے کسی قتل گاہ کی
کوفے کا ہے نہ عزم نہ بصرے کو جائیں گے
فی الحال حج کا قصد ہے مکّے کو جائیں گے

(۶۹)

زینب سے کہہ رہی تھیں مدینے کی عورتیں کیا پیچ پڑ گیا کہ سفر کی پڑی تمہیں
زہرا کے بعد تم سے ملی تھیں محبتیں بی بی سفر پہ تم بھی چلیں چھوڑ کر ہمیں
فرقت تمہاری فرقت زہرا سے کم نہیں
ہم کو یہ دن تو رحلت زہرا سے کم نہیں

(۷۰)

تم سے دلِ زنان مدینہ تھا باغ باغ بیواؤں کو غریبی میں تم سے ملا فراغ
لطف و کرم نے دھو دیئے بیوارثی کے داغ جاتی ہو تم کہ ہوتا ہے گل شہر کا چراغ
بی بی تمہیں تو تربتِ شبرؑ کا پھول تھیں
تم ہی چراغِ قبرِ رسولؐ و بتولؑ تھیں

(۷۱)

زینب یہ اُن سے کہتی تھیں آنسو بہا بہا بہنوں ہمیں بھی غم ہے تمہاری جدائی کا
لیکن ہیں جد نہ باپ نہ ماں ہیں نہ مجتبیٰ اب میرے سر پہ کون ہے شبیر کے سوا
صدمہ یہ اٹھ سکے گا نہ زہرا کی جائی سے
زینب نہ رہ سکے گی کہیں چھٹ کے بھائی سے

شفق ۱

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۷۲)

اتنے میں آئی بالی سکینہ اداس اداس بولی کہ تپ شدید ہے باجی ہیں بے حواس
منہ تکتی ہیں کہ امّی کو ہے زندگی سے یاس اچھی پھپھی چلو وہیں صغرا بہن کے پاس
یہ ذکر تھا کہ ڈیوڑھی پہ آئے امام دیں
ہوتی ہے صبح سب کو پکارے امام دیں

(۷۳)

زنیب نے سن کے بھائی کی آواز دی صدا بھّیا ادھر تو آؤ بہن تم پہ ہو فدا
صغرا کا غیر حال چلو دیکھ لو ذرا بیہوش ہو گئی ہے بچائے اسے خدا
عارض تھے زرد زرد جو اس نور عین کے
رخ دیکھ کر ٹپک پڑے آنسو حسینؑ کے

(۷۴)

عارض کو آنسوؤں کی جو خنکی ملی ذرا بیمار کو غشی سے افاقہ سا ہو چلا
آنکھیں تھیں بند ضعف سے بولی وہ مہ لقا پھیلی ہے یاں مہک گل زہرا کی جابجا
ہیں آس پاس میرے مسیحا یہیں کہیں
امّاں ضرور ہیں مرے بابا یہیں کہیں

(۷۵)

بانو پکاری دیکھو تو تم آنکھ کھول کر پٹی کے پاس روتے ہیں بی بی کھڑے پدر
وہ بولی صدقے الفت و الطاف و مہر پر میں خیر سے ہوں کیوں ہیں پریشاں وہ اسقدر
کھولی جو آنکھ اشکوں کا طوفان آگیا
شہ کے گلے لگی پہ اندھیرا سا چھا گیا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۷۶)

آنکھیں کھلیں تو دل کو اچنبھا سا ہو گیا کہنے لگی کہ گھر کا سب اسباب کیا ہوا
گہوارہ ہے کہاں مرے ننھے سے بھائی کا ماں نے کہا کچھ اور ہمارا ہے ماجرا
ہم کو عجب سفر کی مہم پیش آئی ہے
بی بی ہم عندلیبوں کی گل سے جدائی ہے

(۷۷)

وہ بولی اب کُھلا مری قسمت بگڑتی ہے یوں کہئے عندلیب گلوں سے بچھڑتی ہے
بستر پہ ایڑیاں تو یہ دکھیا رگڑتی ہے پھر اس پہ مُستزاد یہ افتاد پڑتی ہے
اچھا ہے سب اُدھر کو گئے میں اِدھر گئی
سُن لیجیو کہ روز کی بیمار مر گئی

(۷۸)

ماں بولی دور پار خوزادی نہ یوں کہو خالق کرے کہ عُمر مری لے کے تم جیو
آرام ہو' تپ اترے' طبیعت سنبھلنے دو اکبر کو بھیج کر میں بلا لوں گی بی بی کو
بہرِ سفر مریض کوئی گھر سے جاتا ہے
باہر لگے مرض جسے گھر لوٹ آتا ہے

(۷۹)

وہ بولی جن سے گھر تھا یہ گھر وہ بھی جاتے ہیں اکبر سے چا و پیار تھا پر وہ بھی جاتے ہیں
اصغر ہیں چند دن کے پسر وہ بھی جاتے ہیں عابدؑ بھی ہیں علیل مگر وہ بھی جاتے ہیں
کیا عذر و معذرت کسی دلدار کے لئے
آزار کا فقط ہے بہانہ مرے لئے

Scanned with CamScanner

(۸۰)

آنسو بہا کے بانو نے صغرا سے یہ کہا   بچوں کا درد کس کو ہے ماں باپ سے سوا
اتنا کڑھو نہ دل کو سنبھالو تو تم ذرا   کڑھتی ہو تم ہڑکتا ہے یہ نازنیں مرا
گردن پھرا کے جانب آواز تکتا ہے
رہ رہ کے میری گود میں اصغر ہمکتا ہے

(۸۱)

وہ بولی میرے پیار کو گردانتے ہو تم   اے غمگسار غم کو مرے مانتے ہو تم
چھٹتی ہے غم نصیب بہن جانتے ہو تم   آجاؤ میری گود تو پہچانتے ہو تم
پھیلی بہن کی بانہہ تو اصغر بھی جھک گئے
سینے سے لگ کے گود میں صغرا کی رک گئے

(۸۲)

چھاتی لگا جو بھائی تو آنسو ٹپک پڑے   کہنے لگی کہ بارے مرے غم غلط ہوئے
جائیں سفر پہ سب علی اصغر نہ جائیں گے   مونس خدا نے دے دیا تنہائی کا مرے
جب تک جگیں گے گود میں لے کر کھلاؤں گی
سو جائیں گے تو بیٹھ کے جھولا جھلاؤں گی

(۸۳)

فرمایا شہ نے اے مری پیاری نہ ضد کرو   پلتے ہیں شیر خوار بھی بے ماں کے سچ کہو
لو خود ہی ماں کی گود میں دے دو صغیر کو   اب دیر ہو رہی ہے نہ رخصت کو طول دو
گرمی کے دن ہیں راہ کٹھن اور سفر ہے سخت
چلنا تپش میں لوں میں پہر دوپہر ہے سخت

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸۴)

آنسو بہا کے شاہ سے صغرا نے یہ کہا حضرت کا حکم سب ہے بجا مجھ کو عذر کیا
بچپن لیا نہ میں نے نہ ماں نے مجھے دیا آیا تھا میری گود میں خود سے یہ مہ لقا
ہے التجا کنیز کی اتنی سی باپ سے
لے لے وہ جس کی گود میں جائیں یہ آپ سے

(۸۵)

آئی سکینہ پاس تو رخ کو چھپا لیا کبرا بڑھیں تو گال پہ عارض ٹکا لیا
دیکھا پھپھی کو کاندھے سے سر کو لگا لیا ماں نے بڑھائے ہاتھ تو منہ کو پھرا لیا
سب تھک گئے کسی کی طلب پر نہیں گئے
صغرا کی گود چھوڑ کے اصغر نہیں گئے

(۸٦)

آخر بڑھے یہ دیکھ کے منظر شہِ ہدیٰ صغرا پکاری دل میں کہ ہو خیر اے خدا
سرور نے جھک کے کان میں اصغر کے کچھ کہا بانہیں ہٹالیں چھوڑ کے ہمشیر کا گلا
صغرا کے منہ کو یاس سے تکتے چلے گئے
اصغر تڑپ کے پاس پدر کے چلے گئے

(۸۷)

صغرا کی آنکھ ٹوٹ کے برسی مثالِ ابر شہ بولے جبر وقت ہے یہ زندگی کا جبر
بی بی لگے گا اجڑا ہوا گھر ابھی تو قبر تم سیدہ کی روح ہو لازم ہے تم کو صبر
دل چیر کر دکھائے کہ رنجور ہے پدر
صغرا تمہارے امر میں مجبور ہے پدر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸۸)

ہوتی سفر میں ساتھ مری لالہ فام بھی لیکن تمہارا باپ ہے بی بی امام بھی
مجھ کو جز امرِ رب نہیں تابِ کلام بھی یہ صبح کہہ رہی ہے نہیں دور شام بھی
بی بی یہ دور ہم پہ مصیبت کا دور ہے
کھل جائے گا خدا کی مشیّت کچھ اور ہے

(۸۹)

کیا کہتی چپ کھڑی رہی زہرا کی یادگار لرزا بدن تمام ہوئی چشم اشکبار
ہاتھوں سے تھامتی تو تھی دل کو وہ بار بار آنکھوں سے پھوٹ نکلی تھی لیکن لہو کی دھار
صغرا کے آنسوؤں میں سفر کر گئے حسینؑ
سوئے فرات یا سوئے کوثر گئے حسینؑ

(۹۰)

صغریٰ بلکتی رہ گئی سرور چلے گئے کہتی تھی ہائے سب مِرے دِلبر چلے گئے
قاسم چلے گئے علی اکبر چلے گئے بھڑکا کے آگ چاہ کی اصغر چلے گئے
کس واسطے پھر آئے تھے وہ میری گود میں
کیوں میری گود سے نہ گئے ماں کی گود میں

(۹۱)

بابا نے جانے کان میں اصغر کے کیا کہا کیسا تڑپ کے چھوڑ گیا مجھ کو مہ لقا
بابا کے پاس جانے کو تو وہ چلا گیا کس بیکسی سے منہ کو مرے دیکھتا رہا
صغریٰ کو نیند آتی کہاں ان سوالوں میں
ہر آن پھرتے رہتے تھے اصغر خیالوں میں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۹۲)

چہرا دھواں دھواں تھا تو آنکھیں پھٹی پھٹی　　دن کی طرح سے کٹتی تھی آنکھوں میں رات بھی
گذرے تھے پانچ ماہ کہ مطلق نہ سوئی تھی　　اک روز دوپہر کو ذرا آنکھ لگ گئی
دیکھا کہ دور سید والا ہیں سامنے
اک دشت میں کھڑے ہوئے بابا ہیں سامنے

(۹۳)

کی غور سے نگاہ تو بابا کے ہاتھ پر　　اصغر عجیب حال سے آنے لگے نظر
گردن ڈھلی، گلے کا گلوبند خوں میں تر　　شہ قبر کھودتے ہوئے ریتی پہ بیٹھ کر
دل رکھ کے قبر میں شہ دلگیر گر پڑے
تربت بنا کے خاک پہ شبیر گر پڑے

(۹۴)

صغرا پکاری آیئے یا شاہ انبیاء　　بابا کو میرے تھامئے اے شیر کبریا
بابا یہ کیا کیا مرے بابا یہ کیا کیا　　بابا ہمارا چاند زمیں میں چھپا دیا
وہ رمز وہ کنائے تھے بابا اسی لئے
اصغر تڑپ کے آئے تھے بابا اسی لئے

(۹۵)

نانی مسافروں کی خبر لو میں لٹ گئی　　امّ البنین عمو کو ڈھونڈو میں لٹ گئی
قاسم کہاں ہو عون کدھر ہو میں لٹ گئی　　اکبر کو جا کے کوئی بُلا دو میں لٹ گئی
بھیّا بہن کے دل پہ قیامت گذر گئی
اصغر شہید ہو گیا صغریٰ نہ مر گئی

شفق ا

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۹۶)

بس روک لے قلم کی روانی کو اے آثر فرشِ عزا پہ روتی ہیں زہراؑ جھکائے سر
مجلس کا نور رونقِ گریہ ہے اوج پر جو مدعا ہو صدقے میں صغرا کے عرض کر
مولا ہو میری فکر کو مضموں نیا عطا
ہو مرثیئے کے بعد مجھے مرثیہ عطا

رباعی

ہر شے ہے زماہ تا بہ ماہی تیری
دنیا تمام مِلک یاالٰہی تیری
کتنی مضبوط دوجہاں پیہ قائم
بے فوج وسپاہ بادشاہی تیری

Scanned with CamScanner